بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم ... جمعرات
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ ۱۹ فتح ۱۳۴۷ہش ۱۹ دسمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۸۷

173

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۸ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ آج صبح نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور نے مسجد مبارک میں تشریف فرما رہ کر معتکفین حضرات کو شرف ملاقات بخشا۔ حضور نے انہیں شرف مصافحہ عطا فرمانے کے بعد کافی دیر ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

○ ربوہ ۱۸ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں "مکرم علیم الدین صاحب ناظم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا جو سلسلہ کے ایک مخلص کارکن ہیں کافی عرصہ سے شدید بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ علیم الدین صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین"

○ خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے علیل چلی آتی ہیں۔ گزشتہ ایک ہفتہ سے ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت درویشان قادیان اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے
(پیر حبیب الرحمٰن۔ ربوہ)

○ لائل پور (بذریعہ ڈاک) محترم شیخ عبدالعزیز صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرصہ ایک ماہ سے ریڑھ کی ہڈی کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں دائیں ٹانگ میں شدید درد کے باعث وہ چل پھر نہیں سکتے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔
(مشتاق احمد ہاشمی قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہی بات برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو

اور

جو عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو

"جو لوگ برکت پاتے ہیں، ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں۔ پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے لیکن کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو، وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کر سکتا۔ چاہیئے کہ ہر وقت دعا سے کام کرتا رہے اور درد و گداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے۔ اور اس سے توفیق مانگے۔ ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مرے گا۔

دیکھو جب ایک شخص کو کوڑھ کا ایک داغ پیدا ہو جاوے تو وہ اس کے واسطے فکرمند ہوتا ہے اور دوسری باتیں اسے بھول جاتی ہیں اسی طرح جس کو روحانی کوڑھ کا پتہ لگ جائے اسے بھی ساری باتیں بھول جاتی ہیں اور وہ سچے علاج کی طرف دوڑتا ہے مگر افسوس کہ اس سے آگاہ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۶)

عزیز جعفر احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ کیلئے دعائے خاص کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے پچھلے دنوں محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کے فرزند عزیز جعفر احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ کا دماغ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کے بعد پہلے ہفتہ کے دوران تو عزیز موصوف کی تشنجی کیفیت میں نمایاں فرق محسوس ہوا۔ مگر اب ایک ہفتہ سے سابقہ علامات پھر ظاہر ہو رہی ہیں۔ ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے لئے ۱۹ فتح بروز جمعرات کی تاریخ مقرر کی ہے۔

احباب جماعت آخری عشرہ رمضان کے بقیہ ایام میں خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ ہمارا قادر و شافی خدا اپنے فضل سے عزیز جعفر احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ کو معجزانہ طور پر کامل شفا عطا فرمائے۔ اپنے خاص فضل اور رحم سے اس اپریشن کو کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے عزیز موصوف کو تندرستی و توانائی سے مالامال فرمائے اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ مسرتوں اور شادمانیوں سے بھرپور طویل عمر نصیب کرے آمین

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا اپنے بندوں کی عاجزانہ دعائیں قبول کر اور عزیز موصوف کو معجزانہ طور صحت عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک میں ہمارے لئے یہ موقعہ عطا کیا جاتا ہے

کہ

ہم اپنے نفس کو اور اپنے جذبات و خواہشات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی عادت ڈالیں

ایسا کرنے کے نتیجہ میں پہلے اسرار روحانی کو سمجھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ خود ہمارا معلّم بن جاتا ہے

قرآن کریم کی ایک آیت کی پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ فتح (دسمبر) ۱۳۴۷ہش بمقام ربوہ

مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل قرآنی آیت کی تلاوت فرمائی۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ (بقرہ آیت ۱۸۶)

اس کے بعد فرمایا۔

گزشتہ منگل اور بدھ کی درمیانی رات اپنی ہی غلطی کی وجہ سے پھر ان مسلز (muscles) کو سردی لگ گئی جن میں پہلے تکلیف تھی۔ بے احتیاطی سے دیر تک کام کرتا رہا۔ اور یہ خیال نہ رکھا کہ جسم کو گرم رکھوں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدھ کی صبح کو میرے لئے بستر سے اٹھنا بھی مشکل ہوگیا

شدید درد شروع ہوگئی

پھر جسم کو گرم رکھا، دوائیں کھائیں تو اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ گو دواؤں کی وجہ سے ضعف ابھی باقی ہے۔ لیکن میری یہ خواہش تھی کہ میں دوستوں کے سامنے ایک مختصر سا خطبہ اسی مضمون کے تسلسل میں دوں جو میں نے شروع کیا ہوا ہے اس لئے میں نماز جمعہ کے لئے آگیا ہوں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے۔ اور ہمیشہ ہی ساری ہی ذمہ واریوں کو نباہنے کی کما حقہٗ توفیق عطا کرے۔ انسان تو عاجز بندہ ہے۔

میں نے بتایا تھا۔ کہ رمضان کے مہینہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس طرف متوجہ کیا ہے۔ کہ

ہم قرآن کریم کی تین اصولی برکات

سے مستفید ہونے کی انتہائی کوشش کریں۔ ایک تو احکام شریعت سامنے لائیں اور دوسرا یہ کہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کی ان راہوں پر چلنے کی اپنی طرف سے ہی ہمیں توفیق عطا کرے کہ اس کی توفیق کے بغیر تو انسان کچھ نہیں کرسکتا اس کے متعلق مختصراً ہی میں نے گزشتہ جمعہ کچھ بیان کیا تھا۔

آج میں بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دوسری برکت جس کا ذکر اس نے اس آیت میں کیا ہے۔ یہ بیان کی ہے کہ قرآن کریم صرف ہدایت کی راہ ہی نہیں بتاتا بلکہ حکمت بھی بتاتا ہے اور دلائل بھی دیتا ہے اور ان ہدایت کی راہوں سے جو چیزیں یا ماحول کے جو دباؤ دور لے جانے والے ہیں۔ ان پر بھی روشنی ڈالتا ہے اور ہمیں ان غلط راہوں کے فساد پر آگاہ کرتا ہے۔ اور جو نیکیاں ہیں ان کو بھی بیان کرتا ہے اصولاً تو وہ ایک ہی ہیں لیکن حالات اور زمانہ کے لحاظ سے عمل صالح بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً جس وقت منکرِ اسلام نے تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہا۔ اس وقت ایک مسلمان کی ذمہ واریاں کچھ اور تھیں۔ اور جب اس میں ناکام ہوکر ہر قسم کے دجل کے حربوں کو اسلام کے خلاف استعمال کیا گیا تو اسی وقت ایک مسلمان کی ذمہ واریاں پہلی ذمہ واریوں سے مختلف ہوگئیں۔ گو اصولی طور پر ان کی ایک ہی ذمہ واری رہی کہ اپنا سب کچھ قربان کرکے اسلام کا دفاع اور اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کرنا ہے اور یہ اصولی ذمہ واری ہے۔ لیکن ایک زمانہ میں اس اصولی ذمہ داری کی کچھ اور شکل تھی اور دوسرے زمانہ میں اس اصولی ذمہ واری کی شکل کچھ اور بن گئی۔ غرض قرآن کریم نے اپنے احکام کی حکمت اور دلائل بیان کئے ہیں۔ قرآن کریم کے اسی فقرہ یا اسی حصہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اور اس کے معنی بیان کرتے ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

کہ قرآن کریم جو تعلیم دیتا ہے۔ اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے۔ اور ہر ایک اصول کی حقیت پر دلائل واضح بیان کرکے مرتبہ یقینِ کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے۔ اور

جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے" پھر اسی تسلسل میں آگے جا کر اصولی طور پر آپ نے بیان کیا

"بینائی دل اور بصیرت قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے اور عقل کے اجمال کو تفصیل دینے والا اور اس کے نقصان کا جبر کرنے والا ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۹۲)

اور اس آیت کے ایک معنی یہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں بیان کئے ہیں۔ کہ قرآن کریم ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے احکام کی حکمتیں اور اس زمانہ کے فساد کو دور کرنے کے لئے جن دلائل کی ضرورت ہے وہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگ کھڑے کئے جاتے ہیں جنہیں یہ دلائل سکھائے جاتے ہیں۔ پس اس برکت سے حصہ لینے کے لئے انتہائی جہاد تزکیہ نفس کے حصول کے لئے اور

نہایت متضرعانہ دعائیں

اس مجاہدہ کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ فضل نہ کرے کوئی شخص اپنی طاقت یا زور یا علم یا فراست یا عقل سے خدا کی نگاہ میں اپنے آپ کو پاک اور مطہر نہیں بنا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے۔ اور جو اس کے فضل سے طہارت اور تزکیہ کے نہایت ہی اعلیٰ مقام کو حاصل کر لیتے ہیں۔ ان پر قرآنی انوار اور قرآنی اسرار اور قرآنی معارف کے دروازے کچھ اس طرح کھولے جاتے ہیں کہ یہ سب کچھ ایک خارق عادت حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ میں حضور کا ایک اقتباس اس وقت پڑھوں گا۔ لیکن اس کے پڑھنے سے قبل میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم نے خود اس مضمون کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (سورۃ الانعام آیت ۱۰۶)

یعنی ہم نے قرآن کریم کی آیتوں کو کئی طرح پھیر پھیر کے دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ ایک نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ تو اس طرح ہے کہ مختلف طبائع کو اپیل کرنے والی جو باتیں تھیں وہ مختلف طبائع کے لحاظ سے قرآن کریم نے بیان کر دیں تاکہ کوئی طبیعت خدا کے حضور یہ نہ کہے کہ میری فطرت کو تو تو نے ایسا پیدا کیا تھا۔ لیکن اس کے مطابق مجھے دلیل نہیں دی گئی۔ اور ایک یہ ہے کہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سے نئے سے نئے دلائل اور نئے سے نئے حجج اور براہین لوگوں کو بتاتا رہتا ہے۔ اور جن کو وہ یہ دلائل اور براہین سکھاتا ہے۔ انہیں آنحضرت صلعم کے طفیل ظلی طور پر معلم بنا دیتا ہے اور اس معلم کا کام یہ ہے کہ دَرَسْتَ تو لوگوں کو سکھلا دے ان کے سامنے بیان کر دے لیکن صرف یہ درس کافی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ درس کے علاوہ ایک اور سلسلہ ہم نے یہ جاری کیا ہے کہ

ایسے علماء ربانی پیدا ہوتے رہتے ہیں

جو اللہ تعالیٰ کی خشیت سے معمور اور اس کے تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم ہوتے ہیں اور لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اللہ تعالیٰ ایسے علماء کی جماعت کے لئے قرآنی آیات کو کھول کر بیان کر دیتا ہے۔ وہ مطہر نفس دنیا میں آکر قرآن کریم کے اسرار کو حاصل کرتے اور پھر ان کا درس دیتے ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو معلم حقیقی کے کامل ظل ہیں احکام قرآنی کو کھول کر بیان کرتے ہیں

پس معلم تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے لیکن اس دنیا میں اگر کوئی کامل ظل معلم کی حیثیت میں پیدا ہوا تو وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

174

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (جمعہ آیت)

کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ان پڑھ قوم میں انہی میں سے ایک فرد کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو رسالت کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہے يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وہ تمام احکام شریعت ان کے اوپر پڑھتا ہے جس بات کا حصول تزکیہ کے ساتھ تعلق ہے اس کو وہ کھول کر ان کو بتاتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ

رمضان کے مہینہ میں

روزے رکھو۔ دوسری شرائط کو پورا کرو۔ شور و غوغا نہ کرو۔ گالیاں نہیں دینی اپنی پوری توجہ قرآن کریم اور اس کی برکات کے حصول کی طرف پھیرنی ہے۔ اپنے نفس کو (اس ماہ میں خصوصاً) مارنے کی کوشش کرنی ہے اور اَشْهَدُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ میں جس مقام کا ذکر ہے اپنی استعداد کے مطابق اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے وَيُزَكِّيْهِمْ۔ پھر اپنی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں وہ ان کے نفوس میں بھی تزکیہ نفس پیدا کرتا ہے۔ جب یہ تزکیہ نفس پیدا ہو جاتا ہے۔ یعنی آپ کی قوت قدسیہ سے فائدہ اٹھا کر اور آپ کے اسوہ پر عمل کر کے انسان خدا کی نگاہ میں محبوب اور پیارا اور مطہر بن جاتا ہے۔ تو پھر وہ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ کے اسرار روحانی ان کو سکھاتا ہے وَالْحِكْمَةَ اور اس قرآن عظیم کی حکمت کی باتیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض کے طفیل ان پر ظاہر ہونے لگ جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کامل اور مکمل ظلی معلم کے فیوض جاری ہوتے ہیں اور قیامت تک ایسے لوگ آپ کے فیض کے نتیجہ میں پیدا ہوتے رہیں گے جس طرح آپ ہی کے فیض کے نتیجہ میں آپ سے قبل آدم سے لے کر آپ کے زمانہ تک خدا تعالیٰ کے مقرب پیدا ہوتے رہے۔ غرض اس آیت میں یہ اشارہ بھی ہے کہ تزکیہ نفس کے بعد ہی تعلیم الکتاب کا امکان پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بغیر نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

کہ جو شخص جو اشخاص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے ہوئے قرآن کریم کے جوئے کے آگے اپنی گردن رکھ دیتے ہیں۔ اور اپنے نفس کو کلی طور پر فنا کر کے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میں اور آپ کے طفیل اللہ تعالیٰ میں گم اور فنا ہو جاتے ہیں۔ وہ قرآن کریم کی اس برکت سے ایک کامل اور مکمل حصہ پاتے ہیں۔ آپ قرآن کریم کی برکات اور اس کے انوارات کا ذکر کرتے ہوئے کہ جو قرآن کریم کے متبعین پر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں فرماتے ہیں:

"ازاں جملہ علوم و معارف ہیں جو کامل متبعین کو خوان نعمت فرقانیہ سے حاصل ہوتے ہیں جب انسان فرقان مجید کی سچی متابعت اختیار کرتا ہے۔ اور اپنے نفس کو اس کے امر و نہی کے بکلی حوالہ کر دیتا ہے اور کامل محبت اور اخلاص سے اس کی ہدایتوں میں غور کرتا ہے اور کوئی اعراض صوری یا معنوی باقی نہیں رہتا تب اس کی نظر اور فکر کو حضرت فیاض مطلق کی طرف سے ایک نور عطا کیا جاتا ہے۔ اور ایک لطیف عقل اس کو بخشی جاتی ہے جس سے عجیب و غریب لطائف و نکات علم الٰہی کے جو کلام الٰہی میں پوشیدہ ہیں کھلتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۸ حاشیہ در حاشیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرماتے ہیں:۔

"سو جو جو علوم و معارف و دقائق حقائق و لطائف و نکات و ادلہ و براہین ان کو سوجھتے ہیں وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے مرتبۂ کاملہ پر واقع ہوتے ہیں کہ جو خارق عادت ہے اور جس کا موازنہ اور مقابلہ دوسرے لوگوں سے ممکن نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ ہی نہیں بلکہ تفہیم غیبی اور تائید صمدی ان کی پیش رو ہوتی ہے اور اسی تفہیم کی طاقت سے وہ اسرار اور انوار قرآنی ان پر کھلتے ہیں کہ جو صرف عقل کی دُود آمیز روشنی سے کھل نہیں سکتے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

پس

یہ علامتیں

قرآن شریعت کے کامل تابعین میں اکمل اور اتم طور پر پائی جاتی ہیں۔ وہ لوگ جو قرآن کریم کی اتباع میں کوشاں تو رہتے ہیں لیکن اپنی استعداد یا اپنے مجاہدہ کی کمزوری کے نتیجہ میں کامل تابعین کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتے یا انہوں نے ابھی تک حاصل نہیں کیا اُن پر قرآن کریم کی یہ علامتیں اکمل اور اتم طور پر نازل نہیں ہو سکتیں لیکن اپنی اپنی کوشش اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن کریم کے انعامات اور اس کے فضلوں کی یہ علامتیں ان پر بھی نازل ہوتی ہیں۔ کیونکہ صرف یہ تو نہیں کہ ایک بلند تر مقام تو ایک مسلمان کو مل سکتا ہے اور اس کے نچلے مقام اس کو نہیں مل سکتے۔ یہ بات خلاف عقل ہے ہر شخص اپنی اپنی استعداد اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ نے استعداد کے متعلق بھی بڑے عجیب اور لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے کے مطابق اور اپنی مخلصانہ اور مقبول کوششوں کے نتیجہ میں ان فیوض سے حصہ پا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں رکھے ہیں۔

میں نے سوچا کہ سب سے کم حصہ جو ایک مسلمان خدا تعالیٰ کے اس عظیم قرآن کے فیوض سے حاصل کر سکتا ہے وہ اس قسم کی عقل ہے کہ وہ دوسروں کے بیان کردہ اسرار روحانی کو سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہ پہلا مرحلہ ہے یعنی ابھی اس کو وہ مقام تو حاصل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود اس پر اسرار قرآنی ظاہر کرے اور انوار قرآنی سے اسے منور کرے لیکن وہ اتنی عقل دے دیتا ہے کہ جن پر اسرار و انوار قرآنی بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں ان کے بیان کردہ اسرار قرآنی کو ان کے منہ سے سننے یا ان کی کتابوں سے پڑھنے کے بعد وہ سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے کہتے ہیں۔ نقل را عقل باید۔ ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا کہ اسرار روحانی کو خواہ وہ بڑی وضاحت سے بیان کئے گئے ہوں سمجھ سکے مثلاً جو شخص متوجہ ہی نہیں جس کی توجہ بھٹک جاتی ہے وہ آدھی بات سنتا ہے اور آدھی سنتا ہی نہیں وہ سمجھے گا کیسے؟ میں نے یہ ایک موٹی مثال دی ہے جس کو بچے بھی سمجھ جائیں گے۔ غرض کم سے کم فیض جو انسان حاصل کر سکتا ہے وہ وہ عقل سلیم ہے جس کی نقل کے وقت بھی انسان کو ضرورت پڑتی ہے یعنی ایسے ماموروں اور صلحاء اور علماء ربانی جو خدا تعالیٰ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے طفیل علوم قرآنی حاصل کر کے انہیں دوسروں تک پہنچاتے ہیں ان علوم کو ایسے لوگ سمجھنے لگ جاتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

علوم کا ایک خزانہ

قرآن کریم سے نکال کر دنیا کے سامنے رکھا ہے لیکن ابھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو ان علوم کو سمجھنے کے قابل ہے بعض دفعہ انسان کا دماغ یہ دیکھ کر چکرا جاتا ہے کہ اتنی حکمت کی باتیں ہیں غیر ان کو سمجھتے کیوں نہیں۔ ان علوم سے قرآن کریم کی شان بلند ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور آپ کی برکتیں سامنے آتی ہیں غرض انمول جواہر اور ہیرے ہیں جو آپ کی کتب میں موجود ہیں لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ کتنے ہیں جو انہیں سمجھ سکیں۔

غرض کم سے کم مقام دوسروں کے بتائے ہوئے ہدایت کے دلائل اور حکمتوں کو سمجھنے کا ہے اور بڑے سے بڑا اور بلند تر مقام وہ خارق عادت مقام ہے کہ جس کے ساتھ کوئی اور مقابلہ نہیں کر سکتا اور ان دو مقامات کے درمیان بے شمار مقامات ہیں جو ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ان سے آگے ترقی کر سکتے ہیں۔ آج ہم نے ایک مقام کو حاصل کیا تو کل دوسرے مقام کو حاصل کر لیں گے غرض اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں بیان کیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں تمہارے لئے ایک موقعہ عطا کیا گیا ہے کہ تم اپنے نفس کو جذبات اور خواہشات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی عادت ڈالو اور تکالیف برداشت کرنے کا اپنے جسموں کو عادی بناؤ۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کی قربانی ہم سے چاہتا ہے أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے بعد تو درحقیقت انسان کا کچھ اپنا رہتا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

میں نے تمہیں ایک مہینہ ایسا عطا کیا ہے

جس میں میں نے کہا ہے کہ تم میری خاطر بھوکے رہو جس میں میں نے کہا ہے کہ تم میری خاطر نیند کم کر لو جس میں میں نے کہا ہے کہ تم میری خاطر اپنا بہت کچھ چھوڑ دو۔ تم اپنی خواہشات کو چھوڑ دو تم نیکیاں کرو۔ اپنے اموال میں سے اور اپنے اوقات میں سے کچھ میری راہ میں دو۔ تم میرے قریب آنے کی کوشش کرو تا کہ میرے ساتھ تمہارا اس قسم کا تعلق پیدا ہو جائے کہ تم نہ صرف یہ کہ دوسروں کی باتیں سمجھنے لگ جاؤ جو میں ان کو معلم حقیقی کی حیثیت سے بتاتا اور پڑھاتا ہوں بلکہ تم خود میرے شاگرد بن جاؤ۔ چاہے پہلی جماعت کے شاگرد ہی سہی لیکن میرے شاگرد بن جاؤ اور اگر اس میں کامیاب ہو جاؤ گے تو پھر تم میری دی ہوئی توفیق سے دوسری جماعت میں بھی ہو جاؤ گے اور اس کے بعد پھر تیسری جماعت میں ہو جاؤ گے پھر کچھ عرصہ بعد تم ایم اے تک پہنچ جاؤ گے پھر تم ڈاکٹریٹ اور پوسٹ ڈاکٹریٹ کے مقام تک پہنچ جاؤ گے مادی دنیا میں بھی علمی تحقیق کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے اور جو کتاب عظیم ہیں جس کتاب حکیم میں اور جس فرقان میں نہ ختم ہونے والے خزانے پائے جاتے ہیں اس کے متعلق بھی تحقیق کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا وہ کھلا رہتا ہے وہ لوگ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان کا مقام ارفع اور اعلیٰ ہے اور کامل اتباع کے نتیجہ میں کامل معرفت انہیں عطا کی جاتی ہے۔ ان پر بھی مزید ترقیات کے دروازے بند نہیں ہوتے وہ بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ سیکھتے چلے جاتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ترقی حاصل کرتے چلے جاتے ہیں پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ماہ رمضان ترقیات حاصل کرنے کا ایک موقعہ بہم پہنچاتا ہے

اس کو گنواؤ مت اگر تم رمضان کی عبادات خلوص نیت کے ساتھ اور میری بتائی ہوئی شرائط کے ساتھ ادا کرو گے تو تم میرے سکول میں میرے مدرسہ میں داخل ہو جاؤ گے جہاں صرف درس نہیں ہو گا بلکہ وہاں بیان بھی ہو گا۔ وہاں دو کلاسیں ہوں گی ایک درس ہو گا یعنی جو دوسروں نے سیکھا وہ تم سمجھنے لگ جاؤ گے اور ایک بیان کی کلاس ہو گی۔ کہ میں تمہیں خود سکھاؤں گا۔ میں خود تمہارا معلم بن جاؤں گا اور کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ خود سکھانا شروع کر دے۔ پس رمضان کی اس برکت سے بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور میری خواہشات کو پورا کرے۔ اور وہ خود ہمارا معلم بنے۔

خطبۂ عید الفطر

حقیقی عید یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانیوں کے لئے ہمیشہ تیار رہے

کوشش کرو کہ یہ حقیقی عید تمہیں میسّر ہو

جب یہ عید انسان کو حاصل ہو تو پھر دنیا کی کوئی تکلیف اسے پریشان نہیں کر سکتی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۱۶؍ دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں دو قسم کی عیدیں ہوتی ہیں ایک عید مستقل عید ہوتی ہے اور ایک عید عارضی عید ہوا کرتی ہے۔ عارضی عیدوں کی مثال

عید الفطر اور عید الاضحیہ

ہیں۔ یہ آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں لیکن ایک لمبے عرصہ کے بعد پھر ایک دن عید کا آجاتا ہے اور کچھ دنوں کے بعد دوسری عید آجاتی ہے۔ ان دونوں عیدوں کا آپس میں قریباً سوا دو مہینے کا فرق ہوتا ہے اور یوں سال سال کے بعد عید آتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو بھی عید قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے

ایک عید ہر ساتویں دن بھی آجاتی ہے

مگر بہرحال چھ دنوں کے گزرنے کے بعد وہ آتی ہے۔ ہفتہ۔ اتوار۔ پیر۔ منگل۔ بدھ اور جمعرات۔ ان دنوں میں جمعہ والی عید نہیں ہوتی بلکہ

عید جمعہ کا دن ہے

اور جب جمعہ گزر جاتا ہے تو پھر عام دن آجاتے ہیں۔ پھر جمعہ آتا ہے اور پھر عام دنوں کا تسلسل شروع ہو جاتا ہے۔ بہرحال یہ تینوں قسم کی عیدیں عارضی عیدیں ہیں مستقل عیدیں نہیں ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مومن کو یہ سبق دیا ہے کہ اسے اپنے روحانی مقام پر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے اگر کوئی شخص جمعہ کے آنے پر مطمئن ہو جائے مثلاً طالب علم جمعہ کا دن آئے جو اس کے لئے چھٹی کا دن ہے تو چھٹی ملنے پر مدرسہ کو بھول جائے اور مدرسہ جانا چھوڑ دے تو دوسرے دن اس کو سزا ملے گی۔ ادھر اس کے ماں باپ اسے ناراض ہو کر گھر سے مدرسہ بھیجیں گے اور ادھر استاد اسے سزا دیں گے۔ یا عید کا دن آئے اور انسان سمجھ لے کہ اب عید آگئی اور روزے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد جب پھر

رمضان کا مہینہ

آئے تو کہے کہ میں اب روزے نہیں رکھ سکتا کیونکہ عید آگئی تھی تو ایسا شخص اپنے ایمان کو کھو بیٹھے گا اور خدا تعالےٰ کی نظروں سے گر جائے گا۔ غرض یہ عیدیں انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ روحانی مقام بھی عارضی مقام ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے ایک احمدی تھے اب تو وہ فوت ہو چکے ہیں ایک دوست نے سنایا کہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ

سلسلہ کی ضروریات کیلئے چندہ

دیں۔ وہ اچھے مالدار آدمی تھے مگر چندے کا ذکر سنکر کہنے لگے میں حضرت صاحب کے زمانہ میں بڑے بڑے چندے دے چکا ہوں اور اب میں سمجھتا ہوں مجھ پر کوئی چندہ نہیں نتیجہ کیا نکلا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دوستوں نے ایک دن دیکھا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے۔ تو وہ کہنے لگے میں نے بڑی نمازیں پڑھی ہیں۔ سرکار بھی ایک لمبے عرصہ تک کام لینے کے بعد پنشن دے دیتی ہے خدا کیوں نہیں دے گا۔ تو دیکھو ایک چیز انہیں دوسری چیز کی طرف لے گئی۔ انہوں نے اتکال کیا اور سمجھ لیا کہ میری عید آگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے چندہ گیا اور پھر نماز ان کے ہاتھ سے نکل گئی اور یہ تو اللہ تعالےٰ نے رحم کیا کہ انہیں وفات دے دی ورنہ ممکن تھا وہ یہ بھی کہہ دیتے کہ خدا پر ہم بہت لمبا عرصہ ایمان لا چکے ہیں اب اس سے بھی پنشن ملنی چاہیئے۔ اور گو ان کا عمل حصہ چھن گیا مگر وفات کی وجہ سے ان کا

ایمانی حصہ محفوظ رہا

یہ تو نہایت نمایاں اور کھلی مثال ہے لیکن اس قسم کی چھوٹی مثالیں قریباً ہر شہر اور ہر محلہ میں پائی جاتی ہیں۔ کچھ دنوں تک لوگوں میں خدمتِ دین کا جوش رہتا ہے اور وہ ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیتے ہیں لیکن چند دنوں کے بعد ہی قربانیاں چھوڑ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہم نے بہت کچھ کر لیا۔ یہ بے استقلالی کا مرض ہے جو لوگوں میں پایا جاتا ہے اور

بے استقلالی غلط اتکال کا نام ہوتا ہے

انسان سمجھتا ہے میں نے بہت کچھ کر لیا اور وہ اس بات کو نہیں سمجھتا کہ ہماری شریعت میں بہت کے معنی ہی کوئی نہیں دیکھو اللہ تعالےٰ یہ کبھی نہیں کہتا کہ میں نے اپنے بندہ کو بہت دے دیا لیکن بندہ چند دن خدمت کر کے یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ میں نے بہت خدمت کر لی۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ بندے تو

خدا تعالیٰ کی دین

کے متعلق یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس نے بہت کچھ دے دیا لیکن خدا یہ نہیں کہتا کہ میں نے اپنے بندے کو بہت کچھ دے دیا چنانچہ دیکھ لو آریہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ کچھ مدت تک انسانی ارواح کو جنت میں رکھ کر خدا تعالےٰ پھر انہیں جنت سے نکال دے گا اور دنیا میں واپس بھیج دے گا۔ مثل مشہور ہے

داتا دے اور بھنڈاری کا پیٹ پھٹے

خدا تعالےٰ تو کہتا ہے کہ میں اپنے بندوں کو ابدی جنت دوں گا لیکن آریہ کہتے ہیں کہ ابدی جنت کس طرح دے سکتا ہے اگر وہ دینے لگے تو اس کا خزانہ نعوذ باللہ خالی ہو جائے۔ یہ اعتراض دراصل ان کی اپنی فطرت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ان کی اپنی فطرت میں چونکہ بخل ہوتا ہے اور یہ کہنے کے عادی ہوتے ہیں کہ بہت کچھ دے چکے بڑی خدمتیں کر لیں اس لئے وہ خدا تعالےٰ کی طرف بھی وہی بات منسوب کر دیتے ہیں۔ حالانکہ

جنّت کی نعماء

کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ کہ ہم جو کچھ جنتیوں کو دیں گے وہ واپس نہیں لیں گے بلکہ ہمارا انعام برابر چلتا چلا جائے گا اور دراصل عام مومن کے لئے وہی حقیقی عید ہے۔ گویا جو نہ ہٹنے والی عید عام مومن کے لئے ہے وہ جنت ہے اور جنت ہی بندے کا اصل مقام ہے۔ جو بندہ اس دنیا میں اپنے روحانی کاموں کو چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔

مجھے ہمیشہ

ایک لطیفہ

یاد رہتا ہے۔ میں ایک دفعہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسجد سے روانہ ہونے لگا تو ایک دوست نے کہا کوئی صاحب آئے ہوئے ہیں اور وہ کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کوئی غیر احمدی تھا جو ہوشیار پور کی طرف کا تھا وہ آگے بڑھا اور کہنے لگا میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا فرمائیے وہ کہنے لگا اگر کوئی دریا کے دوسرے کنارے جانے کے لئے کشتی میں بیٹھ جائے تو کنارے پر پہنچ کر کیا کرے۔ اس سوال کے دو ہی جواب دیئے جا سکتے تھے کہ وہ اُتر جائے یا بیٹھا رہے۔ اور عام حالات میں انسان یہی جواب دے سکتا ہے کہ جب دریا کا کنارا آ جائے تو

عقلمند آدمی کا کام

یہی ہے کہ کشتی سے اُتر جائے۔ پس اپنے خیال میں اس نے ایک چیستان ڈالی تھی اور اس کا خیال تھا کہ میں یہی جواب دوں گا کہ جب کنارا آ جائے تو انسان اُتر جائے۔ اور میرے اس جواب پر پھر اس نے دوسری بات یہ کہنی تھی کہ بہت اچھا۔ جب انسان کو خدا تعالےٰ مل گیا تو پھر اسے عبادت کرنے کی کیا ضرورت ہے مگر جونہی اس نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالےٰ نے اس سوال کی حقیقت مجھ پر ظاہر کر دی اور میں نے اسے یہ جواب دیا کہ اگر تو جس دریا میں وہ کشتی پر سوار ہے اس کا کوئی کنارہ ہے تو بے شک جب کنارہ آئے تو اُتر جائے لیکن اگر اس دریا کا کوئی کنارہ نہیں تو پھر وہ

جہاں اُترا ڈوبا

میرے اس جواب پر وہ حیران سا رہ گیا اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا تو پھر یہ عبادتیں ہمیشہ ہی کرنی پڑیں گی وہ شخص دراصل عام فقیروں سے اس قسم کی باتیں سُنکر آیا تھا اور اس کا مطلب یہ تھا کہ نماز پڑھی جاتی ہے خدا تعالےٰ سے ملنے کے لئے لیکن جسے خدا تعالےٰ مل گیا اسے نماز کی کیا ضرورت ہے۔ روزے رکھے جاتے ہیں خدا تعالےٰ سے ملنے کے لئے لیکن جسے خدا مل گیا اسے روزوں کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ دی جاتی ہے خدا سے ملنے کے لئے لیکن جسے خدا مل گیا اسے زکوٰۃ کی کیا ضرورت ہے۔

غرض جتنی نیکیاں ہیں وہ خدا تعالیٰ سے ملنے پر ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ

نیکیاں سواری کی طرح ہوتی ہیں

اور جب انسان گھر پہنچ جائے تو سواری پر بیٹھا رہنا بے وقوفی ہوتی ہے۔ میں نے اس کے اعتراض کو سمجھ کر یہی جواب دیا کہ جب منزلِ مقصود محدود ہو تو انسان سواری سے اُتر پڑے۔ لیکن جب منزلِ مقصود غیر محدود ہو تو سواری سے اُترنے کے معنی ہی کیا ہوئے۔ وہ تو جہاں اُترے گا وہیں تباہ ہو گا۔ غرض میرے دل پر

اللہ تعالےٰ نے حقیقت کو منکشف کر دیا

اور میں نے اسے یہی کہا کہ غیر محدود دریا میں کشتی سے اُترنے والا ڈوبے گا نجات نہیں پائے گا۔ اسی طرح بہت سے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو گو ایسے فقیروں کے مرید نہیں ہوتے مگر اس قسم کے خیالات میں مبتلا ہوتے ہیں وہ چھپے رہتے ہیں اور لوگوں کو ان کے خیالات کا علم نہیں ہوتا۔ لیکن ایک دن آتا ہے کہ وہ ننگے ہو جاتے ہیں اور ان کے عقائد لوگوں پر کھل جاتے ہیں اور گو وہ بظاہر ان فقیروں کے قائل نہیں ہوتے۔ لیکن عملاً انہی کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ کچھ دن نمازیں پڑھتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ نمازیں بہت پڑھ لیں اب انہیں

نمازوں کی ضرورت

نہیں رہی وہ کچھ دن روزے رکھتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے بہت روزے رکھ لئے اب انہیں روزوں کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ چند دن صدقہ وخیرات دیتے ہیں اور خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ اب صدقہ وخیرات دینے کی انہیں ضرورت نہیں رہی کیونکہ وہ بہت صدقہ دے چکے۔ حالانکہ وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے میں کبھی یہ خیال نہیں کرتے کہ ہم نے بہت کھا لیا یا بہت پی لیا یا بہت پہن لیا۔ وہ کچھ دن روٹی کھانے کے بعد یہ نہیں کہتے کہ ہم نے بہت روٹی کھائی اب ہمیں روٹی کھانے کی ضرورت نہیں۔ وہ کچھ دن پانی پینے کے بعد یہ نہیں کہتے کہ ہم نے بہت پانی پی لیا اب ہمیں پانی پینے کی ضرورت نہیں۔ وہ کچھ دن کپڑے پہننے کے بعد یہ نہیں کہتے کہ ہم نے بہت کپڑے پہن لئے اب ہمیں کپڑوں کی ضرورت نہیں۔ اور اب آئندہ نہ تو کھانا کھانے کی ضرورت ہے نہ پانی پینے کی ضرورت ہے نہ کپڑے پہننے کی ضرورت ہے بلکہ وہ اپنے

جسم کی طاقت قائم رکھنے

اور بدن کو سردی گرمی کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہیں مگر روح کی طاقت کا جہاں سوال آتا ہے وہ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے بہت عبادتیں کر لیں۔ اب نماز روزے کی کیا ضرورت ہے۔ گویا جسمانی غذا کے متعلق تو انسان ہمیشہ یہ خیال کرتا ہے کہ مجھے فلاں فلاں غذا ملتی رہنی چاہیئے مگر

رُوحانی غذا

کے متعلق وہ ہمیشہ اس طرف مائل رہتا ہے کہ میں اس غذا کو کسی وقت چھوڑ دوں۔ حالانکہ جس طرح انسان کو جسمانی غذا کی ہر وقت ضرورت ہے اسی طرح اسے روحانی غذا کی بھی ہر وقت ضرورت ہے مگر حالت یہ ہے کہ کچھ عرصہ تو نمازیں پڑھی جاتی ہیں روزے رکھے جاتے ہیں اور دوسرے احکامِ شریعت پر عمل کیا جاتا ہے لیکن جونہی چند خوابیں آئیں یا

بعض آسمانی برکات وفیوض

سے اسے حصہ ملا اس نے یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ اب مجھے ان عبادتوں کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ میں مادر پدر آزاد ہو گیا مجھے نہ نماز کی ضرورت ہے نہ روزہ کی ضرورت ہے نہ زکوٰۃ کی ضرورت ہے نہ حج کی ضرورت ہے نہ نظامِ سلسلہ کی پابندی کی ضرورت ہے۔ نہ

فرمانبرداری اور اطاعت کی ضرورت

ہے۔ اب خدا تعالےٰ سے براہِ راست میرا اتصال ہو گیا۔ اس احمق کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے گورنر جب بادشاہ سے ملنے کے لئے جاتا ہے۔ تو بعض دفعہ بادشاہ اس گورنر کے چپڑاسی سے بھی ہنس کر بات کر لیتا ہے۔ اس پر اگر وہ چپڑاسی نوکری چھوڑ دے اور یہ سمجھنے لگ جائے کہ اب میں اتنا بڑا ہو گیا ہوں کہ بادشاہ مجھ سے

براہِ راست گفتگو

کر سکتا ہے تو وہ نادان ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ جس وقت گورنر چلا جائے گا اور وہ وہیں رہے گا تو اسے کان پکڑ کر باہر نکال دیا جائے گا۔ اور جس دن وہ گورنر کی نوکری سے الگ ہو جائے گا کوئی اسے اپنے دروازہ میں بھی گھسنے نہیں دے گا۔

درحقیقت کسی وقت چپڑاسی سے بادشاہ کا کلام کرنا چپڑاسی سے کلام کرنا نہیں بلکہ گورنر سے کلام کرنا ہے اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ہمارے پاس جب کوئی دوست ملنے آتا ہے اور اس کے ساتھ کوئی چھوٹا بچہ ہوتا ہے تو ہم اس چھوٹے بچے کو بھی پیار کر دیتے ہیں۔ اب اس

بچہ سے پیار

کرنا دراصل اس دوست سے اپنی محبت کا اظہار کرنا ہے ورنہ بچے سے ہمیں کونسی محبت ہو سکتی ہے۔ وہ تو جب بڑا ہو گا تب معلوم ہو گا کہ وہ ہم سے دوستی رکھتا ہے یا دشمنی۔ لیکن اب جو ہم اسے پیار کرتے ہیں تو دراصل اپنے دوست کے لئے۔ اور چونکہ ہمارے دوست کے اعمال ظاہر تھے اور ہم جانتے تھے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اس لئے ہم نے اس کے بچہ سے بھی پیار کر دیا۔ پس کئی لوگ اس بے وقوفی کی وجہ سے کہ ان پر بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی قسیص نازل ہو چکا ہے سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اب ہم اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ ہمیں کسی خدمت کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مارے جاتے ہیں اور تباہ ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک عارضی عید کو مستقل عید سمجھ لیتے ہیں اور اس طرح روحانی لحاظ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مستقل عید

مرنے کے بعد کی عید

ہے یا اس شخص کے لئے مستقل عید ہے جو اپنی زندگی میں ہی مر گیا مگر عمل ایسے شخص سے بھی معاف نہیں ہوتے۔

دوسری بے وقوفی

یہ ہوتی ہے کہ لوگ عمل کو سزا سمجھتے ہیں حالانکہ اگر عمل کرنا سزا ہے تو پھر غذا بھی سزا ہے۔ کیونکہ آخر روٹی کھانا بھی ایک عمل ہے۔ پانی پینا بھی ایک عمل ہے اور

کپڑے پہننا بھی ایک عمل ہے مگر جسمانیات میں تو لوگوں کی یہ عادت ہے کہ انہیں جتنی جتنی طاقت ملتی ہے اتنا ہی وہ کھانے پینے اور پہننے کے عمل کو زیادہ کرتے جاتے ہیں کم نہیں کرتے۔ چنانچہ دیکھ لو ایک طاقتور آدمی اپنی روٹی کم نہیں کرتا بلکہ اپنی سابقہ نسبت سے زیادہ کر دیتا ہے۔ یا جب آدمی مالدار ہو جائے تو اپنے کپڑوں کی تعداد کم نہیں کر دیتا بلکہ زیادہ کر دیتا ہے مگر

روحانیات میں

لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی غذا کم ہو جائے۔ حالانکہ روحانیت رکھنے والے افراد بھی جوں جوں انہیں روحانی طاقت حاصل ہوتی جاتی ہے اپنی روحانی غذا کو زیادہ کرتے جاتے ہیں کم نہیں کرتے۔ ایک پہلوان کی غذا اور بچہ کی غذا میں کیا فرق ہے یہی کہ بچہ کم کھاتا ہے اور پہلوان زیادہ کھاتا ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں وہ

روحانی پہلوان ہونے کا دعویٰ

تو کر دیں مگر اپنی غذا بچے والی رکھیں۔ کیا تم نے کبھی دیکھا کہ کسی پہلوان نے چوسنی سے دودھ پینا شروع کر دیا ہو اور وہ یہ کہتا ہو کہ اب چونکہ میں پہلوان ہو گیا ہوں اس لئے میں چوسنی سے دودھ پیتا ہوں جب نہیں بلکہ دنیا کے جسم کے معاملہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ

پہلوان اور بچہ کی کیا نسبت

ہے تو روحانی معاملات میں کمی کی طرف آنا بھی کسی روحانی آدمی کا کام نہیں ہو سکتا تم نے کبھی نہیں دیکھا ہو گا کہ ایک مضبوط پہلوان یہ کہے کہ ایک دودھ کی کٹوری مجھے سیر کرنے کے لئے کافی ہے سیر بھر دودھ اور دوسری مقوی غذاؤں کی مجھے ضرورت نہیں مگر روحانی معاملہ میں جہاں انسان پر ذرا سا بھی الٰہی فیضان نازل ہو وہ کمزوری دکھانا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے اب مجھے ان مجاہدات کی کیا ضرورت ہے۔ ایسا خیال

جنون کی علامت

تو ہو سکتا ہے مگر عقل کی علامت نہیں کہلا سکتا۔

غرض عمل کسی صورت میں ترک نہیں کیا جا سکتا۔ نہ اس دنیا میں نہ اگلے جہان میں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اگلے جہان جو مومن کی مستقل عید ہو گی اس کے معنے یہ ہوں گے کہ اب یہ

انعام ضائع نہیں ہو سکتا

ورنہ کام اس جگہ بھی نہیں چھوڑا جائے گا آخر عید کے دن خدا تعالیٰ نے کوئی نماز معاف تو نہیں کر دی بلکہ ایک نماز اس نے زائد کر دی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اسلامی اور روحانی

عید کام چھوڑنے کا نام نہیں

بلکہ کام میں زیادتی کرنے کا نام ہے۔ غرض عمل کسی صورت میں چھوڑا نہیں جا سکتا۔ نہ اس جہان میں اور نہ اگلے جہان میں۔ ہاں انعام مستقل ہو سکتا ہے اور وہ کبھی اس دنیا میں بھی مستقل طور پر انسان کو حاصل ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں زندہ رہتے ہوئے مر جاتے ہیں ان کا انعام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مستقل ہو جاتا ہے گویا ایسے لوگوں پر اس دنیا میں یوم البعث آ جاتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ مہلت دی جائے تاکہ میں لوگوں کو یوم البعث تک ورغلاؤں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جس پر یوم البعث آ جائے اس کی عید اسی دنیا سے مستقل ہو جاتی ہے اور وہ اپنے درجہ سے گرتا نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ عید اسی دنیا میں آ گئی تھی اور آپ ایسے مقام پر پہنچ چکے تھے کہ آپ کے لئے یہ ناممکن تھا کہ گر سکیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کرنا چھوڑ دیا۔ کیا انہوں نے نمازیں ترک کر دیں۔ روزے رکھنے بند کر دیئے اور اسی طرح شریعت کے دوسرے احکام پر انہوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی وہ دن آیا مگر کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اشاعتِ دین کا کام

چھوڑ دیا اور خدمتِ خلق ترک کر دی ہم تو یہی دیکھتے کہ آپ رات اور دن برابر کام کرتے رہتے تھے۔ پس کام چھوڑنے کا نام عید نہیں بلکہ

کام میں زیادتی اور خوشی کا نام عید ہے

چنانچہ دیکھ لو جس دن ہم عید پڑھتے ہیں اس دن پانچ نمازوں کے علاوہ ایک چھٹی نماز بھی ہمیں پڑھنی پڑتی ہے

لیکن چونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس سے روحانیت ترقی کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس کی محبت انسان کو میسر آتی ہے اور یہ نہ صرف ہمارا عقیدہ ہے بلکہ ہماری جماعت میں سے ایک حصہ تجربہ کر کے اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو دیکھ چکا ہے اس لئے یہ

زائد عبادت

بجائے بوجھ ہونے کے ہمارے لئے خوشی کا موجب ہو جاتی ہے لیکن جسے اس حقیقت کا علم نہ ہو اور وہ عید کا مطلب صرف یہ سمجھتا ہو کہ اچھے کپڑے پہن لئے اور عمدہ کھانا کھا لیا۔ وہ یہی کہے گا کہ اچھی مصیبت آئی آگے تو پانچ نمازیں تھیں اور آج جو عید کا دن آیا تو چھ نمازیں کر دیں۔ پھر اس نماز کے ساتھ خطبہ بھی رکھ دیا۔ گویا چھٹی نماز کے بعد بھی جتنا وقت انسان اپنے گھر میں صرف کر سکتا ہے اتنا وقت بھی نہ رہنے دیا اور اس میں سے بھی

ایک حصہ خطبہ کے لئے

رکھ لیا۔ مگر یہ نادانی ہے اور ایسی باتوں کا اسی وقت خیال آتا ہے جب کام کی حقیقت انسان پر واضح نہیں ہوتی ورنہ وہ لوگ جن پر

یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ والی کیفیت

طاری ہو جائے وہ کام کو بوجھ نہیں سمجھتے بلکہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ جیسے باپ جب اپنی اولاد کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو بجائے بوجھ سمجھنے کے خوش ہوتا ہے۔ یا ایک خدا پرست ڈاکٹر جو خدمتِ خلق میں مشغول رہتا ہے اور چاہے رات ہو یا دن مریضوں کے دیکھنے کے لئے چلا جاتا ہے وہ اس خدمت کو بوجھ نہیں سمجھتا بلکہ خوشی محسوس کرتا ہے۔ یا ایک

علم پڑھانے والا استاد

جو چاہتا ہے کہ ہر وقت بچوں کو علم سکھاتا رہے اور رات دن اس کام میں لگا رہے وہ اس کام کو بوجھ نہیں سمجھتا بلکہ خوش ہوتا ہے کہ اسے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ پس جب

بشاشتِ قلب

پیدا ہو جائے تو عمل خوشی کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر بشاشتِ قلب پیدا

نہ ہو تو عمل تکلیف کا موجب ہوتا ہے اور ایمان کا نام ہی رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشاشتِ قلب رکھا ہے پس جسے کامل ایمان مل جاتا ہے اسے کامل بشاشت حاصل ہو جاتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا
وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا

کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو عمل کرتے کرتے بالکل اس میں محو ہو جاتے ہیں اور ان کے دل کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں پھر وہ اس کام میں خوشی اور بشاشت محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اور فرمایا یہی لوگ ہیں جو کامل مومن ہیں۔ پس حقیقی عید وہی ہے جب انسان کو عمل میں خوشی محسوس ہونے لگے اور وہ کام کو بوجھ نہ سمجھے بلکہ اسے جتنی زیادہ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنی پڑے یا بندوں کے لئے قربانی کرنی پڑے یا

نظامِ سلسلہ کے لئے قربانی

کرنی پڑے یہ تمام قربانیاں اس کے دل میں راحت پیدا کریں اور اس کی خوشی اور اطمینان کا موجب بنیں اور ان باتوں کے حصول کی وجہ سے کام کو وہ بوجھ نہ سمجھے بلکہ کام میں اُسے لذت آنے لگے۔ یہ مقام کبھی عارضی ہوتا ہے اور کبھی مستقل۔ جب عارضی ہو تو اس کی مثال اس عید کی سی ہوتی ہے جو آتی اور چلی جاتی ہے۔ پھر کسی کے لئے ایک ہی عید آتی ہے کسی کے لئے دو عیدیں آتی ہیں اور کسی کے لئے ہر چھٹے دن عید آ جاتی ہے اور کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس کے لئے

ہر روز روزِ عید ہوتا ہے

کیونکہ اس کی عید ۲۴ گھنٹوں والے دن میں نہیں آتی بلکہ اس کے لئے خدا تعالیٰ وہ دن عید کے لئے مقرر کرتا ہے جس کے متعلق فرماتا ہے

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ
اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا
تَعُدُّوْنَ۔

یعنی خدا تعالیٰ کے بعض کام ایسے دن میں بھی ہوتے ہیں جو تمہارے اندازہ کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے ایسے ہی ایک بزرگ تھے جو دن رات خدمتِ دین میں مشغول رہتے اور اپنی روزی کمانے کا کوئی فکر نہ کرتے ایک دوسرے بزرگ نے جو ان کی وجہ کو نہیں سمجھتے تھے ایک دن انہیں نصیحت کی کہ آپ کو کچھ کام بھی کرنا چاہیئے اور محنت کر کے روزی کمانی چاہیئے۔ انہوں

نے کہا دیکھئے صاحب۔ مَیں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں۔ اور اگر مہمان خود کھانا پکانے لگے تو میزبان کی اس میں کیسی ہتک ہوتی ہے۔ پس اگر مَیں اپنی روزی کا فکر کروں گا تو میرا خدا مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔ وہ بھی آخر عالم تھے یہ سُنکر کہنے لگے آپ نے بات تو معقول کہی مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مہمانی تین دن ہوتی ہے

آپ کی مہمانی اب لمبی ہو گئی ہے۔ پس یہ مہمانی نہیں رہی بلکہ سوال ہے۔ انہوں نے کہا یہ سوال ہو گا ان کے لئے جن کا دن چوبیس گھنٹے کا ہے مَیں تو اس دن کا قائل ہوں جس کے متعلق وہ فرماتا ہے

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔

جس دن

تین ہزار سال مہمانی کے

پورے ہو گئے اس دن مَیں اپنا کام شروع کر دوں گا جس کے معنے یہ ہیں کہ اس دنیا میں وہ مہمان ہی مہمان تھے۔

اس مقام پر پہنچا ہوا انسان جسکو خدا نے یہ کہہ دیا ہو کہ اب تیری عید مَیں نے مستقل کر دی۔

ہر قسم کے تنزّل کے خوف سے

محفوظ ہو جاتا ہے

لیکن کام وہ بھی نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ یہ مقام ملتا ہی ایسے شخص کو ہے جسے کام میں لذّت آنی شروع ہو جائے۔

اگر کوئی ڈاکٹر کسی مریض کو پانچ مہینے مارفیا کی پچکاری کرتا رہے اور پھر اسے کہہ دے کہ اب جانے دو مارفیا کی پچکاری کی ضرورت نہیں تو وہ مریض مارفیا کی پچکاری کو نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ اس کی اسے عادت ہو جاتی ہے۔ لیکن جو عادت مارفیا یا افیون کی ہے اس سے بہت زیادہ

نیک کام کرنے کی عادت

ہوتی ہے۔ اور جب کسی انسان کو نیک کام کی عادت ہو تو چاہے اسے مارو پیٹو وہ اسے نہیں چھوڑ سکتا۔

دیکھتے نہیں ہو

اللہ تعالیٰ کے نبیوں

پر لوگ ایمان لاتے ہیں پھر مخالف انہیں مارتے ہیں۔ ستاتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ بائیکاٹ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی مجلس میں نہ جاؤ۔ مگر جونہی وہ آزاد ہوتے ہیں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے نبی کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ ایسے ایسے دُکھ انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کو دیئے گئے ہیں کہ جن کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ مگر انہی حالات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جونہی ان کے ہاتھ پاؤں کھلے وہ دوڑ کر اپنے نبی کے پاس پہنچ گئے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کی مثال

ہی احادیث میں پائی جاتی ہے۔ جب وہ پہلے پہل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو اس وقت تک بہت تھوڑے لوگ آپؐ پر ایمان لائے تھے۔

سولہ سترہ کے قریب آدمی

تھے جو اسلام میں داخل تھے۔ انہوں نے کسی مسلمان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں سُنیں تو آپؐ پر ایمان لے آئے۔ لیکن عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے قبیلہ کے لوگ چونکہ ابھی ایمان نہیں لائے اس لئے آپؐ مجھے اجازت دیں کہ مَیں اپنا ایمان اس وقت تک چھپائے رکھوں جب تک کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ لیکن آپ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اُٹھ کر باہر آئے تو دیکھا کہ ایک جگہ کفار کی مجلس لگی ہوئی ہے اور

مکّہ کے بڑے بڑے عمائد

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہہ رہے ہیں ان سے برداشت نہ ہو سکا اور انہوں نے زور سے کہا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ایسے شدید دُشمنوں کے پاس جنہیں اپنی طاقت و قوت پر بھی بہت بڑا گھمنڈ تھا جب انہوں نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا تو کفار کو جوش آ گیا اور انہوں نے آپ کو اتنا مارا کہ آپ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑے۔ حضرت عباسؓ کہیں پاس سے گزرے تو انہوں نے کفار سے کہا غفار قبیلہ سے تمہارے پاس غلہ آتا ہے اگر تم اسے نہ چھوڑو گے اور اس کی قوم نے اس کا ساتھ دیا تو تمہارے پاس

غلّہ آنا بند ہو جائے گا

اور تم بھوکے مر جاؤ گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اسے چھوڑ دو۔ آخر بڑی مشکلوں سے انہوں نے حضرت ابوذر کو ان کے ہاتھ سے چھڑایا۔ وہ گھر گئے اور چند دن ٹکوریں کرتے رہے۔ جب آرام آ گیا تو باہر نکلے اور دیکھا کہ کفار کی پھر ایک مجلس لگی ہوئی ہے اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہہ رہے ہیں۔ انہیں پھر جوش آ گیا اور وہ بلند آواز سے کہنے لگے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

انہوں نے پھر آپ کو مارا اور شدید طور پر زخمی کر دیا۔ وہ پھر گھر میں زخموں کا چند دن علاج کرنے کے بعد جب باہر نکلے تو اسی طرح ایک اور مجلس میں انہوں نے بلند آواز سے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا اور لوگوں نے پھر انہیں مارا۔ اب دیکھو یہ ایک لذّت تھی جو انہیں آ رہی تھی اور جس کے نتیجہ میں وہ بار بار اپنے

اسلام کا اظہار

کرتے اور بار بار لوگوں سے مار کھاتے اور گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں اس بات کی اجازت تھی کہ وہ اپنے اسلام کو چھپائیں لیکن

عمل کی لذّت

کی وجہ سے وہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے اور انہوں نے ماریں کھائیں اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک بچّہ تھا۔ بارہ تیرہ سال اس کی عمر تھی کہ وہ مسلمان ہو گیا وہ اپنے ماں باپ کا

اکلوتا بچّہ

تھا لیکن چونکہ وہ مسلمان ہو گیا اور اسکے ماں باپ سخت متعصّب تھے اس لئے جب کھانا کھانے کا وقت آتا تو اسکی ماں اسکے آگے اس طرح روٹی پھینک دیتی جس طرح کتّے کے آگے روٹی پھینکی جاتی ہے۔ برتن میں وہ اس لئے رکھ کر نہ دیتی کہ اس طرح برتن پلید ہو جاتا ہے۔ آخر جب اسلام پر وہ مضبوطی سے قائم رہا تو اسے ماں باپ نے گھر سے نکال دیا اور کہا یا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانا چھوڑ دے یا گھر سے چلا جا اس نے گھر چھوڑ دیا اور غالباً

حبشہ کی طرف ہجرت

کر کے چلا گیا۔ سالہا سال کے بعد وہ واپس آیا۔ اس کی ماں کو پتہ لگا تو اس نے کہلا بھیجا کہ مَیں تجھ سے ملنا چاہتی ہوں مجھے آ کر مل جاؤ۔ وہ چھوٹی عمر کا بچہ تھا جب وہ اپنے والدین سے جُدا ہُوا۔ پھر وہ اپنے والدین کا اکلوتا بچّہ تھا۔ وہ سالہا سال اپنے گھر سے باہر رہنے کی وجہ سے خیال کرتا تھا کہ شاید اس کی ماں کے دل میں نرمی پیدا ہو گئی ہو گی۔ مگر جب وہ اپنی ماں سے ملنے کے لئے گیا تو اس نے بڑے پیار سے اپنے بیٹے کو گلے لگاتے ہوئے کہا کہ بیٹا اب تو امید ہے کہ تم اس صابی کے پاس نہیں جاؤ گے۔ وہ صحابی فوراً علیحدہ ہو گیا اور اس نے کہا اماں مَیں نے تو سمجھا تھا کہ میرے دُور جانے کی وجہ سے تمہارا بُغض دُور ہو گیا ہو گا مگر تمہاری کیفیت تو اب تک وہی ہے۔ مَیں تمہاری وجہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتا یہ کہہ کر وہ نوجوان اسی وقت گھر سے نکل گیا اور پھر اس نے کبھی اپنی ماں کا مُنہ نہیں دیکھا۔ پس

حقیقی عید

وہی ہے جس میں انسان کو عمل میں لذّت محسوس ہونے لگے اور وہ خدا کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کی آگ میں کُودنے کے لئے تیار رہے اور کبھی ترکِ عمل کے قریب بھی نہ جائے۔ یہ مقام جب کسی فرد یا قوم کو حاصل ہو جاتا ہے تو اسے حقیقی عید میسّر آ جاتی ہے اور دینی اور دنیوی مقاصد میں وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ پس کوشش کرو کہ تمہیں یہ عید میسّر آئے اور تمہاری تمام تر لذّت اور تمہاری ساری خوشی اسی بات میں ہو جائے کہ تم خدا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دو اور اسی کو اپنی عید سمجھو اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو اور وہ تمہیں اس حقیقی عید سے حصّہ دے جس کے میسّر آنے کے بعد

دُنیا کی کوئی تکلیف

انسان کو پریشان نہیں کر سکتی ✦

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے — نورِ مظہر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

عیدالفطر کے ضروری مسائل واحکام

تکبیریں

عید کی نماز کو جاتے وقت تکبیریں پڑھنی چاہئیں۔

تکبیریں پڑھنے کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا زَیِّنُوْا اَعْیَادَکُمْ بِالتَّکْبِیْرِ کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔ تکبیریں اونچی آواز سے کہنا چاہئیں۔

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (دار قطنی)

عام مسائل

عید کے لئے غسل کر کے جانا چاہیئے۔

حتی الامکان نئے کپڑے پہننے چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا اور مخصوص لباس زیب تن فرما کر عید پڑھنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۲۔ خوشبو لگا کر عید کو جانا سنت ہے حضرت حسنؓ سے ایک روایت منقول ہے کہ:۔ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَطَیَّبَ بِاَجْوَدِ مَا نَجِدُ فِی الْعِیْدِ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بہترین خوشبو لگا کر عیدگاہ جایا کریں

۳۔ عیدگاہ کی طرف جانے سے پیشتر کچھ کھا لینا سنت ہے

۴۔ عید کی نماز پڑھنے کے لئے پیدل جانا مستحب ہے

صدقہ فطر

صدقہ فطر کی ادائیگی فرض ہے اسکی ادائیگی عیدگاہ جانے سے قبل ہر مرد عورت بچے بوڑھے پر فرض ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں:۔ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ (بخاری) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر عیدگاہ کی طرف جانے سے قبل ہی ادا کرو

اگر عید سے چند دن قبل صدقہ فطر ادا کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ جن لوگوں کا عید کی ضروریات خریدنے کا انحصار ہی صدقہ فطر پر ہو ان کو کچھ روز پہلے ہی دے دینا چاہیئے۔ مرکزانہ کی شرح اس دفعہ ایک روپیہ پچیس پیسے فی کس مقرر کی گئی ہے اگر پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو نصف شرح یعنی ۶۳ پیسے فی کس بھی ادا کئے جا سکتے ہیں۔

نماز عید

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت دونوں کی ضرورت نہیں (بخاری)

عید کی نماز کا وقت سورج نکلنے سے تھوڑی دیر بعد شروع ہوتا ہے۔ عید کی دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے سوا سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں۔ ان کو تکبیرات زوائد کہتے ہیں۔

عید کے بعد خطبہ سننا سنت ہے

ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دینا مسنون ہے۔

نماز عید کے لئے جس راستہ سے جائیں اس سے واپس نہیں لوٹنا چاہیئے بلکہ راستہ بدل کر آنا چاہیئے یہ بھی سنت نبوی ہے

ضروری اعلان برائے مربیان معلّمین اور حفّاظ اصلاح وارشاد

جن مربیان کو نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے جلسہ سالانہ کے ایام میں ڈیوٹی کی اطلاع دی جا چکی ہے ان کے علاوہ باقی مربیان معلمین اور حفاظ کو مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ لہذا یہ سب ۲۳ فتح (دسمبر) ربوہ پہنچ کر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ سے علم حاصل کر کے اپنی ڈیوٹیاں سنبھال لیں۔

ناظر اصلاح وارشاد

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے متعلق مستورات کی خدمت میں چند امور

۱۔ جو مستورات لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ٹھہرتی ہیں ان کے علم کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے قیام کا انتظام جامعہ نصرت اور نصرت گرلز سکول میں کیا گیا ہے۔

جامعہ نصرت میں سیالکوٹ شہر وضلع۔ کراچی شہر۔ لاہور شہر وضلع۔ پشاور۔ مردان۔ کیمل پور سے آنے والی خواتین کا انتظام کیا گیا ہے۔

نصرت گرلز سکول میں ضلع سرگودھا۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ ڈیرہ غازیخاں۔ جہلم۔ ملتان۔ بہاولپور اور سندھ سے آنے والی خواتین کا انتظام کیا گیا ہے۔ آنے والی خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ غلط جگہ پر نہ ٹھہریں بلکہ اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر ٹھہریں۔

۲۔ سٹیج کے ٹکٹ کے متعلق پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ چونکہ جگہ محدود ہوتی ہے صرف لجنات کی صدر۔ امراء ضلع کی بیگمات۔ صحابیات کو سٹیج پر جگہ دی جائے گی۔ کسی لجنہ کی صدر کسی بے پردہ خاتون کا نام سٹیج کے ٹکٹ کے لئے نہ بھجوائیں۔

۳۔ آنے والی خواتین سفر میں پردہ کا خیال رکھیں۔

۴۔ بچوں کو سنبھال کر رکھیں۔

۵۔ اس سال صفائی کے لئے جلسہ گاہ میں ڈرم لگوائے جا رہے ہیں آنے والی بہنیں اس بات کا خیال رکھیں کہ کھانے پینے کے چھلکے اور کوڑا کرکٹ ڈرموں میں پھینکیں۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نقشہ فرودگاہ مہمانان کرام جلسہ سالانہ ۱۳۴۶ ہش / ۱۹۶۷ء

قیام گاہ	نام جماعت
۱۔ تعلیم الاسلام کالج (نئی عمارت)	(۱) جھنگ شہر وضلع (۲) لائلپور شہر وضلع (۳) آزاد کشمیر
۲۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ	(۱) شیخوپورہ شہر وضلع (۲) ڈیرہ غازی خان شہر وضلع
۳۔ تعلیم الاسلام کالج (پرانی عمارت)	(۱) لاہور شہر وضلع (۲) کیمل پور شہر وضلع (۳) بہاولپور ڈویژن
۴۔ پرائیویٹ قیام گاہ	(۱) فضل عمر ہوسٹل
۵۔ فضل عمر ریسرچ	(۱) مظفرگڑھ شہر وضلع (۲) میانوالی شہر وضلع
۶۔ بشیر ہال	(۱) گجرات شہر وضلع
۷۔ بورڈنگ ہاؤس	(۱) گوجرانوالہ شہر وضلع (۲) راولپنڈی شہر وضلع
۸۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول	(۱) ساہیوال شہر وضلع (۲) ملتان شہر وضلع (۳) جہلم شہر وضلع (۴) خیرپور ڈویژن (۵) حیدرآباد ڈویژن
۹۔ ایوان محمود	(۱) سیالکوٹ شہر وضلع
۱۰۔ دارالضیافت	(۱) قادیان بھارت (۲) کوئٹہ قلات ڈویژن (۳) کراچی ڈویژن (۴) مشرقی پاکستان
۱۱۔ دفاتر انصاراللہ	(۱) پشاور ڈویژن بشمول ہزارہ (۲) ڈیرہ اسمٰعیل ڈویژن (۳) افغانستان
۱۲۔ جامعہ احمدیہ	(۱) سرگودھا شہر وضلع

(افسر جلسہ سالانہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد چنیوٹی پرانا اڈہ

نزد جامِ عشق مشہور و معروف نسخہ۔ اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ مکمل کورس ۱۰/- روپے

مقدس مقام میں مقدس دوائی مناسب دام

حیرت انگیز ادویات جڑی بوٹی کے نمکیات سے تیار کردہ کے خواہشمند پتہ نوٹ فرما دیں کئی صدیوں پرانے تجربہ کے سنیاسیانہ عمل سے تیار کردہ ادویات انشاء اللہ ہر معاہدہ پر حاصل کر سکتے ہیں۔ سٹاکس گھر کے پتہ پر رجوع فرما دیں۔ صرف ضرورتِ جلسہ کے لئے ہی دوائی بمشکل تیار ہو سکی ہے جو انشاء اللہ حیرت انگیز ثابت ہوگی۔ مستحق کا خیال رکھا جاوے گا۔ ۲۶/۱۲/۶۸ تا ۲۹/۱۲/۶۸ تک حاصل کر سکتے ہیں۔

تپ دق فی خوراک ۵ روپے : ایک ہفتہ مایوسی میں دام واپس

بواسیر ہر قسم	:	۱۰/- دس روپے
درد ریحہ	:	۱۰/- دس روپے
لیکوریا	:	۸/- آٹھ روپے
درد گردہ دائم دفع	:	۵/- پانچ روپے
کرودہ		مفت

نوٹ: جلسہ ٹائم کسی قیمت پر دوائی حاصل نہ ہوگی اور ملاقات ٹائم ضروری ہے۔

خورشید احمد محلہ رشید پور تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

ایام جلسہ سالانہ مکان ماسٹر مولا داد صاحب محلہ دار الیمن ربوہ۔ ضلع جھنگ

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں حسب سابق احباب کی سہولت کے لئے دفتر الفضل عارضی طور پر جلسہ گاہ میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ جملہ احباب الفضل سے متعلقہ امور کے سلسلہ میں جلسہ کے دوران وہاں تشریف لائیں اور خریداری نمبر بھی اپنے ساتھ ضرور لائیں۔

مینیجر الفضل ربوہ

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے والوں کو بشارت

(۱) کلید ترجمہ قرآن مجید ہر دو جلد مکمل پانچ روپیہ
(۲) چشم دید شہادت واقعہ صلیب مسیح کی حیرت انگیز داستان ڈیڑھ روپیہ مقدس کفن مفت برائے خریدار
(۳) حضرت مسیح کشمیر میں مع بشارت آسمانی و کوثر عرفان مع مضامین حضرت اقدس علیہ السلام
(۴) ظہور احمد موعود از قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ رضی اللہ عنہ
(۵) قبولیت احمد کی دلچسپ داستان ڈیڑھ روپیہ حکیم عبد اللطیف شاہد ہاشمی دواخانہ گولبازار ربوہ
(۶) مدار الصفر عربی متصل اکاؤنٹین چوہدری شبیر محمد صاحب

قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ ۸۱۰ صفحات پر مشتمل ہم سے مل سکتا ہے

آرٹ کاغذ میں ہدیہ فی جلد ...... بیس روپے صرف
نیبر بانڈ کاغذ " " ...... پندرہ روپے صرف

ملنے کا پتہ

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے

اس کے لئے

سیرۃ خاتم النبیینؐ

مصنفہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد کا مطالعہ فرمایئے

آپ کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جہاں حضور علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ پر نہایت مستند اور صحیح حالات پر مشتمل ہے وہاں اس میں مستشرقین کے اعتراضات کے مدلل جوابات بھی دئیے گئے ہیں۔

اس لئے یہ کتاب تربیت اور تبلیغ ہر دو لحاظ سے مفید ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر حاصل کریں۔ ہدیہ مجلد اول پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک
" جلد دوم گیارہ روپے " "

ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار۔ ربوہ

دنیا بھر میں بہترین

رشید چولھے

جو بلحاظ خوبصورتی، پائیداری، تیل کی بچت اور افراطِ حرارت بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں

تیار کنندگان رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کے بٹھانے والے انڈے اور یک روزہ چوزے حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے۔ ریٹ انڈے ۶/- روپے درجن اور یک روزہ چوزے ۱۸/- روپے درجن (مینیجر)

نصرت رائٹنگ پیڈ
جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
چھپا ہوا ہے

ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

درخواست دعا: خاکسار کی والدہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ کھانسی بخار سخت بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد انور حق امرتسری گنج مغلپورہ)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ (مینیجر)

قابل اعتماد سروس سرگودھا سے سیالکوٹ
عبابیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینیجر)

زرعی زمین و دیگر جائیداد کی سابقہ سندھ و کراچی کے علاقہ میں خرید و فروخت بمقابلہ کرایہ نیز تعمیرات وغیرہ کے لئے جلسہ سالانہ کے ایام میں ذیل کے پتہ پر ملاقات فرمادیں۔ راحت منزل مکان نمبر ۱۷/۵ دار الرحمت وسطی ربوہ دیانت ٹریڈرز پوسٹ بکس ۹ حیدرآباد فون نمبر ۵۲۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں زیورات تیار کرنے والے آپ کے پرانے خادم پاک جیولرز گولبازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا
آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی لے کر پڑھیں اور
غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف چھ روپے

نورِ صحت
کمزوری کو دور کرنے والا چوٹی کا خاص اکسیر گولی ۔۔ ۱۵
ماشی وغیرہ کے ساتھ مکمل کورس ۔۔ ۲۵
حب مقوی معدہ: ضعف معدہ تبخیر معدہ جگر کی
خرابی کمی خون کے لئے اکسیر ہے کھایا پیا خوب
لگتا ہے جسم مضبوط اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے ۶۰ گولی
کورس بواسیر ساتھ روغن تجلی بوٹی ۔۔ ۵ روپے
مسوں پر لگانے کا بے نظیر روغن مکمل کورس ۳ روپے
کثیر النفع احمدی، نزلہ زکام کھانسی خواہ کتنا
پرانا ہو۔ مکمل کورس ساڑھے چھ روپے
تریاقِ نسواں
اٹھرا کی گولیاں۔ اولاد نرینہ بھی ہوتی ہے ۱۵/
احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان ہے جہاں سے
آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر
فرشی دریاں، کھیس تولیے جاء نماز ٹھوک اور
پرچون مل سکتے ہیں۔ قسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر۔ امین پور بازار لائل پور

شربت خانہ ساز
نزلہ زکام بلغمی کھانسی دمہ اور امراض سینہ میں چھوٹوں
بڑوں سب کے لئے یکساں مفید ہے فی شیشی سوا روپیہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

امانت فنڈ تحریک جدید
میں روپیہ رکھوا کر فائدہ بخش
بھی ہے۔ کہ اور جہاں سہارا دین بھی
(افسر امانت)

سرمہ خورشید
لاجواب عجوبہ روزگار نسخہ
یہ سرمہ نہایت درجہ مقوی
بصر ہے۔ نظر تیز کرتا اور
عینک اتارتا ہے۔ خارش
پانی ڈھلکا، ککرے، اور نیا
وغیرہ کا بہترین علاج ہے
قیمت فی شیشی ۵۰ پیسے

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے بہترین سرمہ
خارش، پانی بہنا، ناخنہ، پھلی وغیرہ امراض کا
بہترین علاج ہے۔ متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ
جوہر جو بچوں، عورتوں، مردوں
سب کے لئے یکساں مفید
ہے۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

تیار کردہ۔ خورشید دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

رمضان المبارک میں
اگر کسی وقت قبض پیدا ہو جائے
یا گیس بادی کی شکایت پیدا ہو جائے
تو آپ نمک نور ٹکیاں یا پاؤڈر
کو ضرور استعمال کریں انشاء اللہ یہ دوائی فوری
آرام کے لئے مفید ثابت ہو گی۔ سول ایجنٹ:
ناصر دی میڈیکل سٹور گولبازار ربوہ
قیمت ۵۰ ٹکیہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

اگر آپ اعصابی کمزوری میں مبتلا ہیں
یا آپ کے جسم کے اعضاء رئیسہ
میں کمی اور کمزوری آگئی ہے جسم پر ہر
وقت سستی کا اثر رہتا ہے تو
آپ کے لئے امرت لوبی انشاء اللہ بہت مفید ہو گی
سول ایجنٹ: ناصر دی میڈیکل
سٹور گولبازار۔ ربوہ
قیمت: ۶۰ ٹکیہ ۴/ روپے

شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے
مثلاً
ایس ایس آئی
S . S . I
کینسلیڈ سوئچ پلگ ٹاپ تھری پن
سرفس
سائکٹ پورسلین تھری پن ۱۵ ایمپیئر
پلگ ٹاپ تھری پن ۱۵ ایمپیئر ڈیلر۔ لاہور، راولپنڈی، پشاور، کراچی، ڈھاکہ،
شفیع اینڈ سنز سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ ۲

ربوہ کے دو مشہور تحفے
ہاضموں رجسٹرڈ چورن
تبخیر معدہ اور پیٹ کی تمام
بیماریوں کے لئے ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
سرمہ مسیحائی
امراض چشم کے لئے بہترین سرمہ
شاہد حکیم نذیر احمد رجسٹرڈ طبیب
نصرت دواخانہ ہاضموں رجسٹرڈ ربوہ

خریداران الفضل
کے لئے
ضروری اعلان
جو خریدار احباب جلسہ سالانہ کے
موقع پر اخبار الفضل کا چندہ جمع کروانا
چاہیں، یا اپنے اخبار سے متعلق کوئی
بات دریافت کرنا چاہیں۔ ان سے یہ
درخواست ہے کہ وہ اپنا خریداری نمبر
جو آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے وہ
ضرور ساتھ لیتے آئیں۔ تاکہ حساب کتاب
کی کوئی دشواری پیش نہ آئے ورنہ تعمیل کرنا
مشکل ہو گی۔ (مینیجر)

جانوروں کے مہلک اپھارہ کی مشہور دوا
اکسیر اپھارہ
کے علاوہ: اکسیر بندش، اکسیر لیتان،
اکسیر ٹک، اکسیر درد، اکسیر سرکھی
اکسیر دودھ، اکسیر کنا، اکسیر گلی گھوٹو
اکسیر موہنہ کھر۔ تریاق زہر باد۔
خاتی ندک اور کیڑے بہرے حیوانات وغیرہ انسانی
زود اثر اور کامیاب دوائیں ہیں تفصیلات کے
لئے تشریف لائیں یا پمفلٹ مفت منگوائیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی شعبہ حیوانات ربوہ

زوجام عشق
ایک بے مثل اور لاثانی دوا ۔۔ ۱۶
طلاء اکسیر
زندگی اور حرارت کا سرچشمہ ۔۔ ۵
فولادی گولیاں
بہترین مقوی اعصاب ۔۔ ۵
حب جواہر مہرہ
قلب و دماغ اور روح کا بہترین ساتھی ۔۔ ۳۰
(گولیاں)
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

درخواست دعا
خاکسار کی ہمشیرہ سندھ میں چند دن سے سخت بیمار ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ
سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد حسین ہیر پار خزانہ ربوہ)

روزنامہ الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر الفضل)

تبخیر معدہ، پریشانی، خوف، وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ ٭ گول کچہری بازار لائل پور

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۲ فتح تا ۱۸ فتح ۱۳۴۷ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں تو نسبتاً بہتر رہی لیکن پھر پیٹ میں درد نیز سردرد کی وجہ سے ناساز ہو گئی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳ فتح کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ اس خطبہ جمعہ میں بھی حضور نے سورہ البقرہ کی آیت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ
الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ
مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ۔

کی تفسیر کا سلسلہ جاری رکھا اور اس ضمن میں رمضان المبارک کی عظیم الشان برکات میں سے ان برکات پر روشنی ڈالی۔ جن کا تعلق آیت مذکورہ کی رُو سے قرآن مجید کے هُدًى لِّلنَّاسِ اور بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى کے علاوہ الفرقان ہونے سے ہے۔ اسی ضمن میں حضور نے لیلۃ القدر کی حقیقت کو بھی واضح فرمایا۔

۴۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے حسب سابق امسال بھی بہت سے احباب ۲۰ رمضان المبارک (۱۱ دسمبر) کو نماز فجر کے بعد سے مسجد مبارک نیز ربوہ کی دیگر مساجد میں معتکف ہوئے ہیں۔ امسال مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے والوں کی تعداد پچاس ہے۔ ان میں سے تیس مرد اور بیس مستورات ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو صحیح طور پر اعتکاف کی برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

۵۔ ربوہ ۲۶ رمضان (مطابق ۱۸ فتح) یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا جو مبارک سلسلہ جاری ہے اس کا دور اب مکمل ہونے والا ہے۔ اب تک محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا۔ محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی سابق مبلغ گیمبیا، محترم مولوی ابوالعطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ، محترم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا و ملایا، اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد سورہ فاتحہ سے سورہ ق تک درس مکمل کر چکے ہیں۔ محترم قاضی صاحب موصوف نے ۱۲ رمضان تا ۲۵ رمضان سورہ احزاب سے سورہ ق تک درس دیا۔ ۲۶ رمضان سے محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب درس دے رہے ہیں۔ آپ سورہ الذاریات سے سورہ لہب تک درس دیں گے۔

نیز مسجد مبارک سمیت ربوہ کی جملہ مساجد میں نماز فجر کے بعد حدیث شریف کے درس کا سلسلہ بھی یکم رمضان المبارک سے مسلسل جاری ہے۔ مزید برآں متعدد مساجد میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید باقاعدگی سے سنایا جا رہا ہے اور ایسی جملہ مساجد میں کل تک قرآن مجید کا ایک دور مکمل ہونے والا ہے۔

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کے لئے ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانان کرام کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ دفتر معلومات فوری امداد و گمشدہ اشیاء امسال بھی حسب سابق دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے جنوب مغربی کونہ میں ہوگا۔ عام قسم کی معلومات کے لئے دفتر ہذا سے رجوع فرمائیں۔ نیز آپ کو کوئی گری پڑی لاوارث چیز ملے تو اس دفتر میں پہنچا دیں۔ تاکہ اسے مالک تک پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔ اپنا گمشدہ اشیاء کا بھی یہیں اندراج کرائیں۔ اور یہیں سے پتہ کریں۔ اس کے علاوہ چھوٹے بچے جو اپنے ماں باپ سے بچھڑے ہوئے پائے جائیں انہیں بھی دفتر معلومات میں پہنچا دیں اور اسی دفتر سے اپنے گمشدہ بچوں کا پتہ کریں۔

ان امور کے علاوہ ہر وہ معاملہ جو جلسہ سالانہ کے دیگر شعبہ جات کی ذیل میں نہ آتا ہو۔ اس کے لئے بھی دفتر ہذا سے رجوع فرماویں۔

(ناظم فوری امداد و معلومات)

شکریۂ احباب و درخواستِ دعا

خاکسار گو ماہ نومبر (ستمبر) میں گوجر خان کے قریب کار کا ایک بہت شدید اور تکلیف دہ حادثہ پیش آیا تھا۔ جس کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ پہلے راولپنڈی میں اور پھر سرگودھا میں رہ کر علاج کروانا پڑا حادثہ بہت خطرناک تھا اور جسم کے مختلف حصوں میں بہت گہری اور شدید چوٹیں آئی تھیں لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضور ایدہ اللہ اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکت ہے کہ اتنے بڑے حادثہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر زندگی بخشی اور اگرچہ ابھی تک بازو کی ہڈی صحیح طور پر درست نہیں ہو سکی ہے تاہم میں بہت حد تک صحت یاب ہوں۔ اور سرگودھا سے واپس اسلام آباد آ گیا ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں ان سطور کے ذریعہ حد درجہ ممنونیت کے ساتھ حضور پُرنور ایدہ اللہ اور سلسلہ کے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تاروں اور خطوط اور ملاقاتوں کے ذریعہ میری احوال پُرسی فرمائی۔ اور پھر میری صحت کے لئے دعائیں کیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

میں آئندہ کے لئے بھی نہایت عاجزی کے ساتھ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ مولا کریم مجھے اس حادثہ کے باقی ماندہ اثرات سے شفا بخشے اور ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے اور میرا انجام بخیر ہو۔ آمین۔

خاکسار عبدالرحیم راجپہ

مارشل ہیڈکی ۳۶۱ اسلام آباد۔

[redacted]

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی سہولت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کی طرف سے اڈہ لاریاں حاجی مال دی جھگی میں جس طرف سے بسیں اڈہ میں داخل ہوتی ہیں ایک خیمہ لگایا گیا ہے۔ مہمانوں کو ربوہ کے لئے لاریوں پر سوار کرانے کے لئے اڈہ لاریاں پر خدام مورخہ ۲۴ اور ۲۵ دسمبر کو موجود ہوں گے۔ نیز ریلوے اسٹیشن پر بھی خدام اس خدمت کے لئے حاضر ہوں گے۔

(شفیق احمد ظفر ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر)

درخواست دعا

میرا بھانجا عزیز فاروق احمد بعمر پانچ سال کئی ماہ سے بیمار ہے اس کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد نواز مومن ربوہ)